OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

نماز کے ذریعے کردار سازی کا قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Character Building through Salah in the Light of Quran and Sunnah

Ahsan Ud Din
MPhil Research Scholar (Islamic Studies), Superior University, Lahore
ahsanrazi66@gmail.com
Dr. Nealam Bano
Assistant Professor of Islamic Studies, Superior University, Lahore
nealam.bano@superior.edu.pk

Abstract:

Salah (Islamic prayer) is not merely a ritual act of worship but a comprehensive system for moral and spiritual development in Islam. Rooted in discipline, consciousness of God (taqwa), humility, and regularity, Salah shapes the inner and outer character of a believer. This research explores how the five daily prayers serve as a powerful tool for character building by instilling values such as honesty, punctuality, patience, gratitude, and humility. Drawing upon Qur'anic verses, prophetic traditions, and classical Islamic scholarship, the study illustrates how Salah reforms individual behavior, strengthens communal ties, and promotes ethical conduct. The paper argues that regular and mindful engagement in Salah leads to a disciplined, spiritually elevated, and morally sound personality, making it a cornerstone for both personal and societal well-being.

Keywords:
Salah, Character Building, Spirituality, Taqwa, Spiritually

تمہید

اسلامی معاشرہ کی بنیاد صرف قوانین پر ہی نہیں بل کہ ایک مضبوط اخلاقی وروحانی کردار پر بھی قائم ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان کا ظاہر اور باطن دونوں کو سنوارتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ عبادات کا تعلق صرف رسم ورواج یا حرکات و سکنات سے نہیں بل کہ انسان کی روحانی، نفسیاتی اور اخلاقی تربیت سے بھی جڑا ہوا ہے۔ نماز، اسلامی نظامِ تربیت کی اولین اینٹ ہے، جو مسلمان کو دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے سامنے حاضر کرتی ہے۔ نماز عبادت کے ساتھ ایک تربیتی عمل ہے جو انسان کے عقائد، اخلاق، گفتار، کردار، تعلقات اور ذمہ داریوں کو منظم کرتا ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

CC BY

﴿إِنَّ الصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ﴾ (۱)

ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

مفتی محمد شفیع عثمانی معارف القرآن میں اس آیت کی ضمن میں لکھتے ہیں جو شخص نماز کی اقامت کر لے تو نماز اس کو فحشاء اور منکر سے روک دیتی ہے۔ فحشاء ہر ایسے برے فعل اور قول کو کہا جاتا ہے جس کی برائی کھلی ہوئی اور ایسی واضح ہو کہ ہر عقل والا مؤمن ہو یا کافر اس کو برا سمجھے جیسے زنا، ناحق قتل، چوری، ڈاکہ وغیرہ اور منکر وہ قول و فعل ہے جس کے ناجائز ہونے پر اہل شرع کا اتفاق ہو۔ چنانچہ فحشاء اور منکر کے دو لفظوں میں تمام جرائم اور ظاہری و باطنی گناہ آگئے جو خود بھی فساد ہی فساد ہے اور اعمال صالحہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔(۲)

سورۂ عنکبوت کی مذکورہ آیت اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہے کہ نماز محض عبادت نہیں بل کہ ایک کردار ساز نظام ہے۔ سوال یہ ہے کہ نماز ایسا کیسے کرتی ہے؟ یہ مضمون اسی سوال کا تفصیلی تحقیقی جائزہ پیش کرتا ہے۔

نماز اور اسلامی تربیت

اسلامی تربیت میں اخلاقی، فکری، روحانی، اور عملی پہلو شامل ہیں۔ نماز ان تمام پہلوؤں کو ہم آہنگ کرتی ہے۔ نماز سے حاصل ہونے والی تربیت درج ذیل اقسام کی ہوتی ہے:

عقیدے کی تربیت: نماز توحید، رسالت، آخرت، اور اللہ کے حضور جواب دہی کے تصور کو زندہ رکھتی ہے۔ ہر رکعت میں "ایاک نعبد و ایاک نستعین" کا اعلان ہمیں یاد دلاتا ہے کہ بندگی صرف اللہ کے لیے ہے، اور مدد بھی صرف اسی سے طلب کی جا سکتی ہے۔

روحانی تربیت: نماز دل کو اللہ سے جوڑتی ہے، سجدے میں بندہ اپنے رب سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی قربت نہیں:

"أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ" (۳)

ترجمہ: بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدے میں ہوتا ہے۔

اخلاقی تربیت: نماز انسان کو فحش اور منکر سے روکتی ہے۔ نماز کا اثر اس کے گفتار و کردار میں ظاہر ہوتا ہے۔ جو نماز ادا کرتا ہے، وہ جھوٹ نہیں بولتا، خیانت نہیں کرتا، اور فحاشی سے بچتا ہے۔

نظم و ضبط کی تربیت: نماز کا ایک وقت پر، مقررہ انداز میں ادا کیا جانا نظم و ضبط سکھاتا ہے۔ پانچ وقت کی نماز بندے کی زندگی کو منظم کر دیتی ہے۔

اجتماعیت کی تربیت: باجماعت نماز مسلمانوں کو اخوت، اتحاد، مساوات اور تنظیم کا سبق دیتی ہے۔ سب ایک امام کے پیچھے برابر صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں، کسی کو فوقیت نہیں دی جاتی۔

ان تمام پہلوؤں کو اگر ہم جامع انداز میں دیکھیں تو نماز محض عبادت نہیں، بلکہ ایک ہمہ جہتی تربیتی ادارہ ہے۔

نماز کے فرد پر اثرات

نماز انسان کی انفرادی زندگی میں جس گہرائی سے اثر ڈالتی ہے، اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صحابہ کرام نماز کو "معراج المومن" کہتے تھے۔ نماز انسان کے اندر کی دنیا کو نکھارتی ہے:

ضمیر کی بیداری: نمازی شخص ہر وقت اللہ کے حضور جوابدہی کے تصور سے باخبر رہتا ہے۔ اسے ہر وقت یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

وقت کی قدر: پانچ وقت کی نماز وقت کی منصوبہ بندی، ترجیحات کی ترتیب اور وقت کے احترام کی بہترین مشق ہے۔ فجر کی نماز جلدی اٹھنے کا عادی بناتی ہے، جو سستی اور کاہلی کے خلاف جہاد ہے۔

توجہ اور ارتکاز: نماز انسان کے دماغ کو منتشر خیالات سے ہٹا کر توجہ کے مرکز پر لے آتی ہے۔ خشوع و خضوع ذہنی یکسوئی پیدا کرتا ہے۔

گناہوں سے باز رہنا: نماز میں اللہ کی عظمت کا اقرار، اور ہر سجدہ نفس کو دبانے کی مشق ہے۔ نماز کے ذریعہ بندہ اپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے اور اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

نماز کے معاشرے پر اثرات

نماز کا تعلق صرف فرد کی ذات سے نہیں بلکہ پورے معاشرے کی اصلاح و تعمیر سے ہے۔ جب ایک فرد نماز کے ذریعے اپنے نفس کو قابو میں لاتا ہے، سچائی، دیانت، وقت کی پابندی، اور نرمی جیسی صفات کو اختیار کرتا ہے، تو یہ خوبیاں صرف اس کے کردار میں محدود نہیں رہتیں بلکہ پورے معاشرے میں سرایت کرتی ہیں۔

اجتماعیت کا درس: باجماعت نماز اسلام میں اجتماعیت کا سب سے بہترین مظہر ہے۔ امام کے پیچھے صف بندی صرف ظاہری نظم نہیں بلکہ دلوں کے اتحاد کا ذریعہ بھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) (۴)

ترجمہ: اپنی صفیں درست کرو کیونکہ صفوں کو درست کرنا نماز کا حصہ ہے۔

مزید فرمایا:

((استووا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ)) (۵)

ترجمہ: صفیں سیدھی کرو، اور اختلاف مت کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

معاشرتی عدل اور مساوات: نماز میں امیر و غریب، بادشاہ و فقیر، سب ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ عملی مساوات

معاشرتی انصاف کا سبق دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ﴾ (٦)

ترجمہ: اے لوگو بے ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا(وہ اس لیے کہ) تم ایک دوسرے کو پہنچان سکو تمھیں قوموں اور قبائل میں تقسیم کیا۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

فلاحی اور اخلاقی ماحول: حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا:

"إن صَلُحت صَلاحُهم صَلَحَ الناسُ، وإن فَسَدُوا فَسَدَ الناسُ" (٧)

ترجمہ: اگر نماز پڑھنے والے درست ہو جائیں تو لوگ بھی درست ہو جاتے ہیں، اور اگر وہ بگڑ جائیں تو لوگ بھی بگڑ جاتے ہیں۔

سماجی تعلقات اور تعاون: روزانہ باجماعت نماز سے اہلِ محلہ کا میل جول، خیریت دریافت، بیمار پرسی، اور باہمی معاونت کا جذبہ فروغ پاتا ہے، جو اسلامی معاشرت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

نماز اور روحانی بالیدگی

نماز دل کی دنیا کو جلا بخشتی ہے، روحانی اطمینان عطا کرتی ہے، اور بندے کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے آشنا کرتی ہے۔

ذکرِ الٰہی کا مرکز: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴾ (٨)

ترجمہ: نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔

مفتی اعظم پاکستان معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ **وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي مطلب یہ ہے کہ نماز کی روح اللہ کا ذکر ہے۔ اور نماز اول تا آخر اللہ کا ذکر ہے۔** (٩)

قربِ الٰہی کا ذریعہ: نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

((أقربُ ما يكونُ العبدُ من ربِّه وهو ساجدٌ فأكثروا الدعاءَ)) (١٠)

ترجمہ: بندہ اپنے رب کے سب سے قریب سجدے میں ہوتا ہے، پس اس وقت دعا زیادہ کرو۔

تزکیۂ نفس: نماز کے ذریعے نفس کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ، وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴾ (١١)

ترجمہ: یقیناً فلاح پائی اس نے جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی۔

خشوع کی کیفیت: سلف صالحین کا حال یہ تھا کہ نماز کے وقت ان کے چہرے زرد پڑ جاتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے:

"كان إذا حضرت الصلاة، يتزلزل ويتغير لونه، فقيل له: ما لك؟ فيقول: جاء وقت الأمانة" (۱۲)

ترجمہ: جب نماز کا وقت آتا تو ان کے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی، چہرے کا رنگ بدل جاتا، کہا جاتا: کیا ہوا؟ تو فرماتے: امانت (یعنی نماز) کا وقت آ گیا۔

نماز اور اخلاقی اقدار

نماز انسان کے اخلاق کو سنوارنے، رویوں میں نرمی، گفتگو میں شائستگی، عمل میں صداقت، اور دل میں خوفِ الٰہی پیدا کرنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ جو شخص نماز کو صحیح طریقے سے ادا کرتا ہے، اس کے اخلاق و کردار میں خود بخود بلندی آتی ہے، کیونکہ نماز نہ صرف اللہ سے تعلق جوڑتی ہے بلکہ خلقِ خدا سے حسنِ سلوک کا بھی سبق دیتی ہے۔

نماز کا اخلاقی پیغام:

قرآن مجید واضح اعلان کرتا ہے کہ نماز انسان کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنكَرِ﴾ (۱۳)

ترجمہ: یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

یہ آیت نماز کے اخلاقی ثمرات کا جامع بیان ہے۔ نماز بندے کے اندر خدا خوفی، احتسابِ نفس، اور اخلاقی تطہیر پیدا کرتی ہے۔

صداقت اور دیانت کا سبب: سچا نمازی جھوٹ، خیانت، دھوکہ دہی اور فریب سے دور رہتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت اللہ کی نگرانی میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَن لَم تَنهَهُ صلاتُهُ عنِ الفحشاءِ والمنكرِ، لم يَزدَد مِنَ اللَّهِ إلَّا بُعدًا)) (۱۴)

ترجمہ: جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی سے نہ روکے، وہ اللہ سے دوری کے سوا کچھ حاصل نہیں کرتا۔

صبر، عفو، اور بردباری: نماز انسان کے اندر صبر اور برداشت کا وصف پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کو صبر کے ساتھ جوڑا:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ﴾ (۱۵)

ترجمہ: صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔

حضرت علی فرماتے ہیں:

"الصلاةُ مفتاحُ كلِّ خيرٍ "(١٦)

ترجمہ: نماز ہر بھلائی کی کنجی ہے۔

یعنی جو نماز پر قائم ہو جاتا ہے، وہ دیگر اخلاقی خوبیوں کو بھی اپنی زندگی میں شامل کر لیتا ہے۔

حقوق العباد کا خیال: نماز بندے کو صرف اللہ سے جوڑنے کا ذریعہ نہیں بلکہ وہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی ترغیب بھی دیتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَن صلى خمسَهُا، لم يَضُيِّع شيئًا من حقوقِ النّاسِ إلاّ أعطاه اللّهُ إيّاهُ يومَ القيامةِ)) (١٧)

ترجمہ: جس نے پانچ وقت نماز پڑھی، اس نے لوگوں کے حقوق کو ضائع نہ کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پورا بدلہ دے گا۔

حُسنِ کلام اور نرم مزاجی: نماز بندے کی زبان کو بھی سنوارتا ہے۔ نمازی شخص لغو، گالی گلوچ، یا سخت زبان سے بچتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

"((ليس المؤمنُ بطعّانٍ ولا لعّانٍ ولا فاحشٍ ولا بذيءٍ)) (١٨)

ترجمہ: مومن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ بے ہودہ گو، نہ بدزبان۔

اور یہ صفات مومن کی نماز سے تقویت پاتی ہیں۔

نماز اور وقت کی پابندی

نماز نہ صرف روحانیت کا عامل ہے بلکہ یہ انسان کی زندگی میں وقت کی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی پابندی کے لیے ایک مؤثر طریقہ ہے۔ جب انسان نماز کے اوقات کا خیال رکھتا ہے، تو وہ خود بخود اپنی روزمرہ زندگی میں بھی وقت کی اہمیت کو سمجھنے لگتا ہے۔ اس کی زندگی میں نظم و ضبط آتا ہے اور وقت کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ وقت کی پابندی انسان کے کردار کو بہتر بناتی ہے اور اس کی زندگی کو خوشحال اور کامیاب بناتی ہے۔

وقت کی اہمیت کا درس: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی اہمیت پر زور دیا ہے اور انسانوں کو وقت ضائع نہ کرنے کی تعلیم دی ہے:

﴿ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (١٩)

ترجمہ: زمانہ کی قسم، انسان خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، نیک عمل کیے، اور حق کی دعوت دی اور

صبر کی تلقین کی۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے وقت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں، وہ وقت کو ضائع نہیں کرتے بلکہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

نماز اور وقت کی تنظیم:

نماز کے اوقات میں پابندی انسان کو نظم و ضبط سکھاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے وقت کی اہمیت کو اپنی زندگی میں عملی طور پر پیش کیا۔ آپ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ وقت پر نماز پڑھتے تھے اور کبھی بھی نماز کے اوقات کو ضائع نہیں ہونے دیتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا:

((كان النبيُّ صلى الله عليه وسلم يُحافظُ على صلاتِهِ في أوقاتها)) (۲۰)

ترجمہ: نبی ﷺ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز کی پابندی کرتے تھے۔

یہ حدیث ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ نماز کو اس کے مخصوص اوقات میں پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ یہ انسان کی زندگی میں وقت کی اہمیت کا شعور پیدا کرتا ہے۔

وقت کی قدر اور دنیاوی معاملات:

نماز انسان کو دنیاوی کاموں میں بھی وقت کی اہمیت سکھاتی ہے۔ جو شخص نماز کے اوقات کی پابندی کرتا ہے، وہ اپنے دن کو بہتر انداز میں تقسیم کرتا ہے اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إذا صَلَّىٰ العبدُ خمسَهُ في اليومِ، جعلتُ له قُوتَهُ لِيومِهِ، ولا يغني عنه عملٌ غيرُه)) (۲۱)

ترجمہ: جب بندہ دن میں پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے دن کا رزق (محنت) اس کی نمازوں کے ذریعے پورا ہوتا ہے، اور اس کے علاوہ کوئی بھی عمل اس کے کام نہیں آتا۔

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ وقت کا صحیح استعمال، جیسے نمازوں کی پابندی، انسان کی دنیاوی زندگی میں بھی بہتری لاتا ہے۔

زندگی کی ترجیحات میں توازن:

نماز انسان کو سکھاتی ہے کہ زندگی میں توازن کیسے قائم کیا جائے، یعنی دین و دنیا دونوں کے کاموں کو صحیح طریقے سے انجام دینا۔ نماز کی پابندی انسان کو یہ سکھاتی ہے کہ ہر کام کے لیے وقت مختص کرنا ضروری ہے، اور اس میں پہلی ترجیح نماز کی ہی ہونی چاہیے۔ امام علی نے فرمایا:

"من لم يَحفظْ وقتَ صلاتِهِ، لم يُحسنْ رِعايةَ سائرِ أوقاتِهِ" (۲۲)

ترجمہ: جو شخص نماز کے وقت کی حفاظت نہیں کرتا، وہ اپنے دیگر اوقات کی حفاظت نہیں کرسکتا۔

یہ قول ہمیں بتاتا ہے کہ وقت کی اہمیت کو سمجھنا اور اسے نماز کے ساتھ مربوط کرنا ہماری زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرتا ہے۔

دنیاوی کاموں میں نماز کا اثر:

نماز انسان کی روزمرہ زندگی میں برکت ڈالتی ہے، اور یہ یقیناً وقت کی پابندی سیکھنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((من صلّىٰ الفجرَ في جماعةٍ، فهو في ذمةِ اللّٰهِ)) (۲۳)

ترجمہ: جو شخص فجر کی نماز باجماعت پڑھے، وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے۔

نماز انسان کو روزمرہ کے کاموں میں بھی وقت کی اہمیت سکھاتی ہے اور اللہ کی پناہ میں رہنے کا احساس دلاتی ہے۔

نماز اور عزم وارادہ

نماز نہ صرف ایک روحانی عبادت ہے بلکہ یہ انسان کی شخصیت میں عزم وارادے کی طاقت کو بھی بڑھاتی ہے۔ نماز کی پابندی انسان کو ایک مستحکم اور پائیدار عزم عطا کرتی ہے، جو اسے زندگی کے مختلف چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔ جو شخص اپنے روزانہ کے پانچ اوقات میں نماز قائم کرتا ہے، وہ ہر دن میں خود کو نئے عزم اور ارادے کے ساتھ مضبوط کرتا ہے۔

نماز اور عزم کا تعلق: نماز کی پابندی انسان کی شخصیت میں عزم وارادہ پیدا کرتی ہے۔ جب ایک شخص نماز کے اوقات میں پابندی کرتا ہے، تو اس کے اندر پختہ ارادہ اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی زندگی میں کوئی بھی کام چھوٹا یا مشکل نہیں لگتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے پر چلنے والوں کے لیے جرات، عزم اور پختہ ارادے کی مثال دی ہے:

((وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا)) (۲۴)

ترجمہ: اور اے میرے رب! مجھے علم میں اضافہ عطا کر۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے راستے پر چلنے والے لوگوں کو طاقت، عزم اور علم سے نوازتا ہے۔ نماز بھی اسی راستے پر چلنے کی ایک شکل ہے جس سے انسان کا عزم مضبوط ہوتا ہے۔

نماز اور اللہ پر اعتماد: نماز میں انسان اللہ کے سامنے اپنا عزم ظاہر کرتا ہے، اور اسی کے ساتھ اس کی تقدیر کا بھرپور اعتماد بھی رکھتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"من صلّى للهِ أربعينَ يومًا في جماعةٍ، يدركُ التكبيرةَ الأولى، كُتِبَت له براءَتانِ: براءةٌ من النارِ، وبراءةٌ من النفاقِ" (۲۵)

ترجمہ: جو شخص چالیس دن تک جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور پہلی تکبیر کو پالے، اللہ تعالیٰ اسے دو براءتیں عطا کرتا ہے: ایک جہنم سے اور دوسری نفاق سے۔

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ نماز کی پابندی انسان کے عزم کو اور مضبوط کرتی ہے، اور اللہ پر اس کا اعتماد بڑھتا ہے۔

نماز اور روزمرہ زندگی کے فیصلے: نماز انسان کے عزم و ارادے کو مستحکم کرتی ہے اور اسے روزمرہ زندگی کے فیصلوں میں بھی مدد دیتی ہے۔ جب انسان نماز کے ذریعے اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے، تو وہ اپنے فیصلوں میں بھی اللہ کی رضا کو مد نظر رکھتا ہے اور اپنی مشکلات کا حل اللہ کی ہدایت سے تلاش کرتا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا:

"من عبد اللهَ في المأثورِ، لم يخفه شيءٌ من الأمورِ"(٢٦)

ترجمہ: جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے، وہ دنیا کی کسی بھی مشکل سے نہیں ڈرتا۔

نماز انسان کو اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ وہ اللہ کی مدد سے ہر مشکل کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

نماز اور مستقل مزاجی: نماز کی پابندی انسان کو مستقل مزاجی سکھاتی ہے۔ جو شخص نماز قائم کرتا ہے، وہ مستقل مزاجی کی عادت اپنالیتا ہے۔ نماز پانچ بار دن میں انسان کو اپنے مقصد کی یاد دلاتی ہے، اور اس کی رہنمائی کرتی ہے کہ اسے کس طرح زندگی میں ثابت قدم رہنا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا:

((كانَ النَّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عليهِ وَسَلَّمَ إذا أَمَرَ بِأَمْرٍ أَمَرَ بِهِ حَتَّى يُؤْتَى بِهِ)) (٢٧)

ترجمہ: نبی ﷺ جب کسی کام کا حکم دیتے تھے تو وہ اس کام کو اس قدر مکمل کرتے تھے کہ وہ عمل مکمل ہو جاتا۔

یہ حدیث ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ثابت قدمی اور عزم میں استقامت ضروری ہے، جو نماز انسان میں پیدا کرتی ہے۔

نماز اور زندگی میں سکون: نماز انسان کی زندگی میں سکون و اطمینان پیدا کرتی ہے۔ یہ سکون اس کے دل میں اللہ کی یاد سے آتا ہے، جو اس کی زندگی کو روشن اور پُر سکون بناتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إنَّ في الصلاةِ لَراحةً، إنَّ في الصلاةِ لَراحةً)) (٢٨)

"یقیناً نماز میں سکون ہے، یقیناً نماز میں سکون ہے۔"

نماز انسان کو نہ صرف روحانی سکون دیتی ہے بلکہ اس کے اندر پُر امن زندگی گزارنے کی طاقت بھی پیدا کرتی ہے۔

نماز اور عاجزی

نماز ایک ایسا ذریعہ ہے جو انسان کو اللہ کے سامنے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کرتی

ہے۔ نماز میں انسان اللہ کے سامنے ایک فقیر اور عاجز بندہ بن کر حاضر ہوتا ہے، جو اپنی کمزوریوں اور تقصیرات کا اعتراف کرتا ہے۔ یہی عاجزی انسان کی روحانیت کی بلندی اور اخلاقی ترقی کی سب سے بڑی علامت ہے۔

نماز اور اللہ کے سامنے عاجزی: نماز میں قیام، رکوع، سجدہ، اور قعدہ جیسے اعمال میں انسان اپنے رب کے سامنے اپنا سر جھکاتا ہے، اور یہ اس کی عاجزی اور انکساری کا مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ" (٢٩)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھے پکارو، میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، وہ ذلت کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ عبادت میں تکبر کرنے والوں کو ذلت ملے گی، جبکہ عاجزی کرنے والے اللہ کے قریب ہوتے ہیں۔

سجدہ اور عاجزی: سجدہ نماز کا سب سے اہم حصہ ہے اور یہ عاجزی کی سب سے بڑی علامت ہے۔ جب انسان اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہے، تو وہ اپنی تمام ترخودی اور تکبر کو ایک طرف رکھ کر، اپنے رب کے سامنے مکمل طور پر عاجز بن جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أقرب ما يكون العبدُ من ربهِ وهو ساجدٌ)) (٣٠)

ترجمہ: بندہ اپنے رب کے سب سے قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ سجدہ انسان کی عاجزی کا مظہر ہے اور یہ عبادت کا سب سے بلند دروازہ ہے جس میں انسان اپنے رب کے قریب ترین ہوتا ہے۔

نماز اور نرمی کا اثر: نماز انسان کو نرمی، عاجزی اور تواضع کا درس دیتی ہے۔ جو شخص نماز میں اللہ کے سامنے عاجزی دکھاتا ہے، وہ اپنی زندگی کے دیگر پہلوؤں میں بھی نرمی اور انکساری اپناتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا:

((إنَّ من أَبْلَغِ ما جاءَت به الرُّسُلُ: التَّواضُعُ)) (٣١)

ترجمہ: سب سے اہم تعلیم جو تمام رسولوں نے دی، وہ تواضع ہے۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے تواضع کو سب سے بڑی اہمیت دی، جو کہ نماز کے ذریعے انسان کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہے۔

عاجزی اور دل کی صفائی:

نماز انسان کے دل کو صاف کرتی ہے اور اس میں تواضع کی صفت پیدا کرتی ہے۔ جب انسان نماز کے ذریعے اللہ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے، تو اس کا دل خالی ہو جاتا ہے اور وہ اللہ کی عظمت کو تسلیم کر کے عاجزی اختیار کرتا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا:

"التَّوَاضُعُ زِينَةُ الإِيمَانِ" (۳۲)

ترجمہ: عاجزی ایمان کی زینت ہے۔

اس قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عاجزی ایمان کی سب سے خوبصورت خصوصیت ہے، اور نماز انسان کے دل میں عاجزی پیدا کرتی ہے۔

نماز اور انسان کی فطری عاجزی: نماز انسان کی فطرت کے مطابق ہے کیونکہ اس میں انسان اپنی اصل حالت، یعنی عاجزی اور فقر کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان جب نماز میں سجدہ کرتا ہے، تو وہ اپنی مخلوق ہونے کی حقیقت کو تسلیم کرتا ہے اور اللہ کے سامنے اپنی کمزوری کو تسلیم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((إِنَّا خَلَقْنَا الإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا)) (۳۳)

ترجمہ: ہم نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا تاکہ ہم اسے آزما سکیں، پھر اسے سننے والا، دیکھنے والا بنایا۔

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ انسان کی فطرت میں کمزوری اور عاجزی ہے، اور نماز اس کمزوری کو تسلیم کرنے کی حالت ہے۔

نتیجۃ البحث

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو انسان کی روحانی، اخلاقی اور ذہنی تطہیر کا ذریعہ بنتی ہے۔ یہ نہ صرف اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے بلکہ انسان کی شخصیت میں بھی نمایاں تبدیلیاں لاتی ہے۔ نماز کے ذریعے انسان کو عاجزی، انکساری، عزم، ارادہ، اور خودی کے حقیقی مفہوم کا شعور ملتا ہے۔ نماز کی پابندی انسان کی زندگی کو توازن، سکون اور کامیابی کی طرف لے جاتی ہے۔

نماز انسان کے دل و دماغ کو اللہ کی یاد سے روشن کرتی ہے اور اس کے اندر سکون و اطمینان پیدا کرتی ہے۔ سجدہ اور قیام کی حالت میں انسان اپنی کمزوریوں اور تقصیرات کا اعتراف کرتا ہے، اور یہی اعتراف انسان کو اللہ کے قریب لے آتا ہے۔ نماز کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ انسان کو اجتماعی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے اور اسے دنیاوی زندگی میں بھی اخلاقی طور پر پختہ اور باہمت بناتی ہے۔

نماز انسان کی شخصیت کے تمام اہم پہلوؤں کو بہتر بناتی ہے۔ یہ انسان کو پائیدار عزم، عاجزی، تواضع، اور روحانیت سے نوازتی ہے۔ ان تمام خصوصیات کی موجودگی انسان کی زندگی کو کامیاب بناتی ہے اور اس کے ہر عمل میں اللہ کی رضا کو مقدم کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ ایک باقاعدہ نماز کا عادی انسان معاشرتی، روحانی اور اخلاقی سطح پر اعلیٰ مقام حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز نہ صرف ایک فرض عبادت ہے بلکہ یہ انسان کی روحانیت کی بلندی اور اخلاقی ترقی کی ضامن بھی ہے۔ باجماعت نماز انسان کو اجتماعی نظم، مساوات و برابری، اور باہمی محبت کا سبق دیتی ہے۔ مسجد میں امیر و غریب، اعلیٰ و ادنیٰ سب ایک صف میں کھڑے ہو کر اللہ کے حضور جھکتے ہیں، جو مساوات اور اتحاد کو فروغ دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالے

(۱) العنکبوت:۴۵

(۲) مفتی شفیع عثمانی، معارف القرآن، (کراچی: ادارۃ معارف القرآن، ۲۰۰۸ء)، ۶: ۶۹۶ ۔

(۳) مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، صحیح مسلم، (بیروت: مکتبہ دار السلام)، ح:۴۸۲، ۱: ۲۸۳۔

(۴) محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، (بیروت: مکتبۃ دار طوق النجاۃ)، ح:۷۲۳، ۱: ۲۸۸۔

(۵) مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، صحیح مسلم، ح:۴۳۲۔

(۶) الحجرات:۱۳۔

(۷) ابو عبد اللہ احمد بن حنبل، الزھد، (بیروت: مکتبۃ الاسلامیۃ، ۲۰۰۵ء)، ۱۱۰۔

(۸) طٰہٰ:۱۴۔

(۹) مفتی شفیع عثمانی، معارف القرآن، ۶: ۷۱۔

(۱۰) مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، صحیح مسلم، ح:۴۸۲

(۱۱) الأعلیٰ:۱۴-۱۵۔

(۱۲) ابو عبد اللہ احمد بن حنبل، الزھد، ۲۰۳۔

(۱۳) العنکبوت:۴۵۔

(۱۴) سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الأوسط، (الریاض: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ)، ح:۴۱۴۲، ۳: ۱۲۳۔

(۱۵) البقره،۴۵۔

(۱۶) یوسف بن عبد اللہ بن عبد البر القرطبی، جامع بیان العلم و فضلہ،(الریاض: دار ابن الجوزی، ۱۴۳۵ھ)، ۲: ۶۲۴۔

(۱۷) احمد بن حسین بیہقی، شعب الایمان، (الریاض: مکتبہ الرشد، ۱۴۰۹ھ)، ح: ۳۰۷۱، ۳: ۳۷۹۔

(۱۸) محمد بن عیسیٰ ترمذی، السنن، (بیروت: دار الفکر)، ح: ۱۹۷۷، ۴: ۳۵۰۔

(۱۹) العصر: ۱-۳۔

(۲۰) محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ح: ۵۳۷، ۱: ۲۷۱۔

(۲۱) سلیمان بن احمد الطبرانی، المعجم الأوسط، (الریاض: مکتبۃ المعارف)، ح: ۳۱۴۵، ۳: ۱۹۲۔

(۲۲) ابو محمد حسن بن علی حرانی، تحفہ العقول، (بیروت: مکتبہ ناصریہ، ۲۰۰۲ء)، ۱۴۶۔

(۲۳) مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، صحیح مسلم، ح: ۶۵۰۔

(۲۴) طہ: ۱۱۴۔

(۲۵) محمد بن یزید ابن ماجہ، السنن، (بیروت: دار الفکر)، ح: ۸۰۲۔

(۲۶) ابن ابی الحدید، نہج البلاغۃ، (بیروت: دار احیاء التراث العربی)، ۲: ۷۷۔

(۲۷) محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، ح: ۶۴۶۔

(۲۸) مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، صحیح مسلم، ح: ۷۳۲۔

(۲۹) غافر: ۶۰۔

(۳۰) مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، صحیح مسلم، ح: ۴۸۲۔

(۳۱) محمد بن حبان دارمی، الصحیح، (لکھنؤ: مکتبہ الإحسان)، ح: ۳۱۵۔

(۳۲) محمدیٔ شہری، میزان الحکمۃ، (قم: دار الحدیث، ۲۰۰۶ء)، ۹: ۳۹۸۔

(۳۳) الدھر: ۲۔

References

1- Al-Ankaboot: 45
2- Mufti Shafi Usmani, *Ma'arif-ul-Quran*, (Karachi: Idarah Ma'arif-ul-Quran Karachi, 2008), 6: 696
3- Muslim bin Hajjaj bin Muslim Al-Qushayri, *Sahih Muslim*, (Beirut: Maktabah Dar-us-Salam, H: 482, 1: 283.
4- Muhammad bin Ismail Bukhari, *Sahih Bukhari*, (Beirut: Maktabat Dar Tawaq al-Najat), H: 723, 1: 288.
5- Muslim bin Hajjaj bin Muslim Al-Qushayri, *Sahih Muslim*, H: 432.
6- Al-Hujurat: 13.
7- Ahmad bin Hanbal Ash-Shaybani, *Kitab al-Zuhd*, (Beirut: Maktabah al-

Islamiyyah, 2005), 110.
8- Taha: 14
9- Mufti Shafi Usmani, *Ma'arif-ul-Quran*, 6: 71
10- Muslim bin Hajjaj bin Muslim Al-Qushayri, *Sahih Muslim*, H: 482
11- Al-A'la, 14-15
12- Az-Zuhd, 203
13- Al-Ankaboot, 45
14- Sulaiman bin Ahmad At-Tibarani, *Al-Mu'jam Al-Awsat*, (Al- Riyadh: Maktabat al-Ma'arif, 1405H), 3: 123, H: 4142.
15- Al-Baqarah, 45
16- Yusuf bin Abdullah bin Abdul Barr Al-Qurtubi, *Jami' Bayan al-Ilm wa Fadlihi*, (Dar Ibn al-Jawzi, 1435 h), 2: 624.
17- Ahmad bin Husain Bayhaqi, *Shu'ab al-Iman*, (Al Riyadh: Maktabat al-Rushd, 1409 h), 3: 379, H: 3071.
18- Muhammad bin Isa Tirmidhi, *Al-Sunan*, (Beirut: Dar al-Fikr, 4: 350, H:1977
19- Al-Asr, 1-3
20- Muhammad Bin Ismail Al Bukahri, *Sahih Bukhari*, (Beirut: Maktabah Dar Tuq Al Nijat) H: 537, 1:271
21- Sulaiman bin Ahmad Al-Tabarani, *Al-Mu'jam Al-Awsat*, (Al Riyadh : Maktabat al-Ma'arif), 3: 192, H: 3145
22- Abu Muhammad Hassan Bin Ali Harani, *Tuhaf al-Uqul*, (Beirut: Maktabah Nasiriyyah), 146.
23- Muslim bin Hajjaj bin Muslim Al-Qushayri, *Sahih Muslim*, H: 650
24- Taha: 114
25- Muhammad bin Yazid Ibn Majah, *As-Sunan*, (Beirut: Dar al-Fikr), H: 802
26- Ibn Abi al-Hadid, *Nahj al-Balagha*, (Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi), 2:77
27- Muhammad bin Ismail Bukhari, *Sahih Bukhari*, H: 646
28- Muslim bin Hajjaj bin Muslim Al-Qushayri, *Sahih Muslim*, H: 732.
29- Ghafir : 60
30- Muslim bin Hajjaj bin Muslim Al-Qushayri, *Sahih Muslim*, H: 482
31- Muhammad bin Hibban Darmi, *As-Sahih*, (Lakhnaw: Maktabat al-Ihsan) H: 315
32- Muhaammad Ray Shehri, *Mezan Al Hikmah*, (Qum: Dar Ul Hadidth 2006), 9: 398
33- Al-Dahr : 2

❖❖❖